

مسلم خاتون کا

رمضان

زبیدہ جمیل

منشورات

مسلم خاتون کار رمضان

زبیدہ جبین

منشورات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رمضان المبارک کی فضیلت اور برکات اس قدر زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر کا ذمہ خود لیا ہے۔ اسی بے پناہ اجر و ثواب کی بنا پر ہی اس ماہ مبارک میں عبادت کے لیے مشقت کرنا اور تھکاوٹ کا شکار ہو جانا مسنون عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ راتوں کو اپنی ازواج مطہرات ﷺ کو جگایا کرتے اور خود بھی غیر معمولی شغف سے عبادت کیا کرتے۔ خدائے بزرگ و برتر نے اس کو نیکیوں کا موسم بہار قرار دیا، اور نیکی کے لیے سہولیات بھی بہت سی دیں، نیکی کا اجر سات سو گنا تک بڑھا دیا، شیاطین کو باندھ دیا، سابقہ گناہوں کی معافی کا مژدہ سنایا، اور رحمت، مغفرت اور نارِ جہنم سے رہائی کا بھی وعدہ فرمایا۔ آخری شب کو مزدور کی مزدوری کی رات قرار دیا اور نمازِ عید کو اس مزدوری کے ملنے کا وقت کہا۔ مزدور کی مثال سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ اُس کی طرح غیر معمولی مشقت، اُن تھک محنت کی جائے۔ مزدور کو بس زیادہ سے زیادہ پیسے کمانے کی فکر نہ گھلا رکھا ہوتا ہے، مومن کو بھی اس ماہ مبارک میں اپنے لیے نیکیاں کمانے اور روح کو تقویٰ کی غذا فراہم کرنے کی فکر ایک مزدور کی طرح ہو جائے۔

نزولِ قرآن، ہمواساۃ و باہمی ہمدردی اور لیلۃ القدر کے ماہ مقدس میں بالخصوص خواتین کے لیے قابلِ عمل اور مثالی روش کیا ہونی چاہیے کہ اللہ کی یہ بندیاں بھی بہترین اور عمدہ مزدوری پاسکیں؟ اس بہترین مزدوری کو پانے کے لیے چند گزارشات پیش کی جا رہی ہیں:

یہ امر محل نظر ہے کہ بالعموم خواتین اپنے آپ کو شریعت کے [چند احکامات کے علاوہ] اوامر و نواہی کا اس طرح مخاطب نہیں سمجھتیں، جس طرح مردوں کو سمجھا جاتا ہے۔ عام طور پر یہی تصور ہے کہ یہ صرف مردوں کی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ دوسروں تک دعوت دین پہنچانے کے احکامات دونوں کے لیے ہیں۔ محمد ﷺ نے قرآن کی دعوت مردوں اور عورتوں کو یکساں دی ہے۔ افسوس ہے کہ ان احکامات اور دعوت دین کی تفصیلی شقوں پر نور و غوض کا موقع خواتین کو کم ہی ملتا ہے، اور ان کی فکری تعلیم و تربیت کا کوئی منظم نظام کار بھی وضع نہیں ہے۔ اس وجہ سے خواتین اپنے ذمے کے لگے بندھے کام تو انجام دے دیتی ہیں مگر دین کے بارے میں خواتین کی ناواقفیت نے ہمارے اسلامی معاشرے کی بنیادیں کمزور کر ڈالی ہیں، اور عملی طور پر خواتین کا ایک بڑا حصہ معاشرے کے معائب و خرافات نہ صرف اپنے اندر بلکہ اپنے بچوں اور شوہروں کے اندر پھیلا رہا ہے۔ اس غفلت سے جو امراض قوم میں رواج پا رہے ہیں، کوئی ماہر سے ماہر طبیب بھی ان کا علاج نہیں کر سکتا کیوں کہ جو درخت اپنی نشوونما کے ابتدائی دور ہی سے آفت رسیدہ ہو جائے، بعد ازاں اس کا صحت مند اور تناور درخت بننا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

[اسلام اور مسلم خواتین، سید ابوالاعلیٰ مودودی ص ۴۴-۴۵]

عورتوں کے ساتھ ایک اور بد قسمتی یہ ہوئی کہ مغرب اور مغربی تہذیب نے اپنی فاسد تہذیب کا اصل مخاطب اور ہدف بھی مسلمان عورت ہی کو بنایا۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مسلم تہذیب کی بقا یا فنا کی اصل بنیاد یہی ہے۔ مغرب کو جب اپنی بستی کے اُجڑنے کا غم غلط کرنے کی اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو اس نے ترقی اور مساوات مرد و زن کے پُر فریب نعرے کو ہماری امامت کے لیے لاکھڑا کیا۔ اس سے اُمت مسلمہ کی اجتماعی صفوں کا قبلہ بھی تبدیل ہو گیا۔ اس مادی تہذیب نے ہمارے معاشرے میں اوپر سے نیچے تک جو خرابی اور جو فساد پھیلا دیا ہے، اس کے مختلف اور نئے نئے مظاہر ہمیں آئے دن دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہاں اس کی

تفصیل میں جانے کا موقع نہیں مگر اس پہلو سے ہمیں تلخی اور کڑواہٹ کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ آج خاندان اور تمدن کی جن روایات کو کمزور ہوتا ہوا ہم دیکھ رہے ہیں، وہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

رمضان المبارک کی مبارک ساعات ذاتی تزکیہ و تربیت کے ساتھ ساتھ ان روایات کے اجرا اور تہذیب مغرب کے مفاسد سے بچاؤ کے لیے بھی مفید ہو سکتی ہیں، بشرطیکہ امت مسلمہ کی خواتین یہ عزم کریں وہ اس وقت کو بہترین انداز سے گزاریں گی، دین حق پر خود بھی کاربند رہیں گی اور دیگر خواتین کو بھی اس راہ پر لگائیں گی۔ درحقیقت اللہ سے تعلق بڑھانے کے نتیجے میں انسان میں وہ روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے، جس کے ذریعے وہ برائی کے بڑے بڑے طوفانوں سے نکل لے سکتا ہے۔ رمضان نہایت ہی اہم موقع ہے کہ ہم اس کے ذریعے روحانی بالیدگی کے اعلیٰ وارفع مقام کو حاصل کر سکیں۔ اس موقع کا کوئی اور نعم البدل نہیں ہے۔ اور اس کاوش کو کیے بغیر ہم اپنا مقام حاصل نہیں کر سکتے۔

اس حوالے سے کچھ تجاویز وہ ہیں جو خواتین کے لیے ہیں، اور چند ایک وہ، جن کو مسلمان معاشرے میں اجتماعی طور پر رائج ہونا چاہیے اور ان پر مرد حضرات کو توجہ دینی چاہیے کیونکہ ہر شخص راعی اور مسئول ہے۔ ایک مرد کی رعیت میں جو بھی عورت ہے، اُس کو اس خاتون کے دین کی بھی فکر کرنی چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ:

۱۔ رمضان میں مرد اپنی خواتین کو دین سیکھنے کی بھرپور ترغیب دیں اور گھریلو معمولات میں سے فارغ اوقات کو منظم بھی کریں۔ باہم مشاورت، کاموں کے اوقات کے تعیین اور آمدگی و تعاون سے یہ کام بہولت ہو سکتا ہے۔ حسن انتظام کے چند اصول ان دنوں بالخصوص اپنائے جاسکتے ہیں۔ یہ امر نئی نسلوں کی تربیت، اور مجموعی امور میں خیر و برکت کا باعث ہوگا۔

۲۔ وہ گھرانے جہاں کوئی خاتون، بہن، بیٹی یا بیوی یا ماں کی صورت میں حافظہ قرآن ہوں، تو وہ قرآن پاک کو دہرائیں اس کی ذمہ داری حافظہ خاتون کے ساتھ ساتھ مرد حضرات کی بھی ہے کہ وہ گھر کی ایسی خاتون کو رمضان میں بالخصوص گھریلو کاموں سے قدرے فرصت دیں۔ نہ کہ گھریلو کھینچوں میں اس ماہ بھی یہ کام مکمل اور احسن انداز سے انجام نہ پاسکے۔

۳۔ مہمان نوازی، مسلم معاشرے کی ایک امتیازی روایت ہے۔ مرد حضرات اپنے احباب تجدید و وسعت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اس سلسلے میں اعتدال بے حد ضروری ہے۔ گھر میں پے درپے افطار پارٹیوں کا اہتمام خاتون خانہ کے لیے زحمت کا سبب بنتا ہے۔ ایک دن دعوت کی تیاری اور اگلا دن معمولات پر واپس آنے میں گزار جاتا ہے۔ ایسی دعوتیں زحمت یوں بھی بن جاتی ہیں کہ 'تکلف' کو مہمان نوازی کا لازم جانا جاتا ہے۔ عام تقریبات میں بھی نمود و نمائش ناپسندیدہ ہے، افطار پارٹیوں کو بھی بے جا اسراف اور نمائش سے پاک ہونا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کا اسوہ تو یہ تھا کہ آپ ﷺ آخری عشرے میں اپنی ازواج کو قیام اللیل کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ آخری عشرے یا طاق راتوں کی افطاریاں تو بہت سی نیکیوں سے محرومی کا سبب بنتی ہیں۔ یہ نہیں کہ دعوت افطار ختم کر دی جائے۔ مناسب ہے کہ افطاریوں کے لیے بھی ابتداءً رمضان ہی میں اوقات طے کر لیے جائیں اور مہمانوں کی فہرست بھی ترتیب دے لی جائے تو ان شاء اللہ دہرا اجر سمیٹا جاسکتا ہے۔

۴۔ وہ مرد حضرات جو خواتین کے اداروں کے نگران ہیں [یا خواتین ہی خواتین کے اداروں کی سرپرست ہیں] وہ اس ماہ میں قرآنی تعلیمات سے اخذ و اکتساب کے لیے روزانہ کی بنیاد پر نظام الاوقات ترتیب دے سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ان کو پورا سال بہت سے پہلوؤں میں خیر و برکت نظر آئے گی۔ ایسے مختصر وقت میں قرآن کے وہ حصے بالخصوص

مسلم خاتون کا رمضان

پڑھے جائیں جو خواتین کے حقوق و فرائض اور فکری اصلاح پر مشتمل ہیں اور جن کی تعلیم کی تاکید نبی پاک ﷺ نے بھی کی ہے۔

۵۔ گھر کی خواتین اور بچیوں کو مسجد یا عید گاہ جا کر عید کی نماز میں شامل ہونے کی ترغیب دیں اور انھیں لے جانے کا اہتمام بھی کریں کہ نبی پاک ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔

درج بالا تجاویز کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ گاڑی کے دونوں پہیوں کا ایک سمت میں سفر کرنا لازم ہے۔ ایک خاتون خانہ کو انفرادی اصلاح و تزکیہ کے پروگرام پر آمادہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ مرد حضرت اس سے تعاون پر آمادہ ہوں اور اپنی سی مسماعی کر کے انھیں موقع دیں کہ وہ رمضان میں ۳۰ روزہ ورکشاپ سے ہر لحاظ سے کسب فیض کریں۔

اب اُن کوششوں کا ذکر کیا جاتا ہے، جو خواتین کی انفرادی اصلاح کے پروگرام کا حصہ ہونی چاہئیں اور جن کے لیے خاتون کو خود کوشش کرنی چاہیے:

۱۔ ارادہ اور نیت ہر کام کا لازمہ ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام اہل خانہ رمضان سے ہفتہ یا دس دن پہلے مل بیٹھ کر اس ماہ کو عبادات اور اصلاح کے لحاظ سے بھرپور انداز میں گزارنے کی صورتوں پر غور کریں۔ جملہ اہل خانہ کے سامنے پورا پروگرام رکھا جائے۔ ہر فرد کی مصروفیات تو ہوتی ہیں مگر عبادات کے لیے گنجائش پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہو؟ اس پر غور کیا جائے اس نوعیت کی بات طے کرنے سے اجتماعی کام اور یکساں ماحول کی برکت سمیٹی جاسکے گی۔

۲۔ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے خواتین کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا گذشتہ رمضان میں شرعی مجبوری کی وجہ سے قضا شدہ روزے ادا کر لیے گئے ہیں؟ کیونکہ اس سلسلے میں تساہل مناسب نہیں ہے۔ علاوہ بریں حمل و رضاعت یا کسی طویل بیماری یا مجبوری کے سبب جو روزے نہ رکھے جاسکے ہوں، ان کو بھی منظم اوقات طے کر کے سال

بھر میں رکھ لینا چاہیے۔ فقہائے کرام کے مطابق صرف اس شخص کو فدیہ دینے کی اجازت ہے جو بڑھاپے کے باعث انتہائی کمزور ہو گیا ہو یا ایسی شدید بیماری میں مبتلا ہو کہ بظاہر صحت مند ہونے کی توقع ختم ہو گئی ہو [آسان فقہ، ص ۱۸۳-۱۸۴]۔ یہ خیال کر لینا کہ قضا شدہ روزے زیادہ ہیں تو فدیہ دے دیا جائے، مناسب نہیں ہے بلکہ قضا واجب ہے۔ اور جو فدیہ ادا کیا جا چکا ہے اس کا اجر و ثواب بھی خدا عطا فرمائے گا [آسان فقہ، ص ۱۸۴]۔ ان روزوں کی قضا کے لیے موسم سرما کے اوقات زیادہ مناسب ہیں۔

ماؤں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ جوان بچیوں میں یہ احساس پیدا کریں اور انہیں موقع بھی فراہم کریں۔ عام خواتین میں بھی یہ فقہی پہلو اُجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز گھر میں آنے والی ملازم خواتین کو بھی اس بات سے آگاہی دینی چاہیے [کہ وہ بھی ہماری دعوت کی مخاطب ہیں]

۳۔ قرآن کو ناظرہ پڑھ لینے کے ساتھ ساتھ با ترجمہ پڑھنا از بس لازم ہے۔ اس کے لیے کسی ایسی قریبی جگہ کا پتا چلانا چاہیے جہاں رمضان میں قرآن فہمی کی تعلیم جامعیت کے ساتھ دی جاتی ہو۔ ایسی مجالس دینی تعلیم سیکھنے کا موثر ذریعہ ہیں۔ کیونکہ قرآن جیسی عظیم کتاب اور خدا کے کلام کو سیکھنے کے لیے کسی اسکول، کالج، یونیورسٹی کے کلاس روم کے سے انداز سے پڑھنا مناسب ہوتا ہے۔ عربی زبان کی بنیادی تعلیم کا عام رواج نہ ہونے کے باعث قرآن فہمی کے کورس اور قرآن کلاس میں شرکت سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو سلائی کڑھائی کے کسی شارٹ کورس کی طرح ایک مسلمان خاتون کی تربیت اور مہارت کے لیے ضروری سمجھ لیا جائے تو معاشرہ اس مثبت رجحان کو ایک معاشرتی روایت بنا سکتا ہے۔ اگر ایسی کسی محفل کی تلاش میں کامیابی نہ ہو سکے تو آپ خود محلے کی چند خواتین کو لے کر تفہیم القرآن یا کسی اور تفسیر کے ذریعے سے خود بھی قرآن کے بنیادی مطالب

مختصر پڑھ سکتی ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ عربی متن کا ایک رکوع تلاوت کر کے اس کا ترجمہ پڑھا جائے۔ پھر اگلے رکوع کا عربی متن اور ترجمہ، علیٰ ہذا القیاس۔

اب تو ترجمہ قرآن اور تفہیم القرآن کی آڈیو سی ڈی بھی دستیاب ہیں۔ ترجمہ قرآن کا دورانیہ ۵۴ گھنٹے اور تفہیم القرآن کا ۱۸۰ گھنٹے ہے۔ روزانہ دو گھنٹے کی نشست کر کے مکمل ترجمہ قرآن سنا جا سکتا ہے۔ درمیان میں رک کر تشریح اور گفتگو بھی ہو سکتی ہے۔ تفہیم القرآن کے مطالعے کا بھی اسی طرح رمضان میں آغاز کر دیا جائے اور سہولت کے مطابق ۳، ۶، ۹ ماہ میں ختم کر لیا جائے۔ گروپ بنا کر بھی ہو سکتا ہے، اور انفرادی طور پر بھی۔ خاص طور پر گرلز ہوٹل میں تو یہ ایک نہایت نافع سرگرمی ہو سکتی ہے۔

۴۔ رمضان المبارک میں مختلف عشروں کی جو دعائیں سکھائی گئی ہیں، اور سحر و افطار میں دُعاؤں کی قبولیت کی جو نوید دی گئی ہے، وہ دراصل ذکر کی ترغیب اور روح کے تزکیے کے لیے ہے۔

اس کے اہتمام کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ خاتون خانہ گھر میں ایسی چند دُعا میں آویزاں کر لے جن کو یاد کرنا، یاد کروانا یا پڑھنا باعث ثواب ہو۔ باورچی خانے میں بھی ان دُعاؤں کو چسپاں کر دیا جائے تو کام کے ساتھ ساتھ تذکیر ہوتی رہے گی۔ خاتون خانہ کے لیے یہ طے کر لینا بہت ضروری ہے کہ وہ گھر کی ضروریات کے مطابق سحری اور افطاری میں زیادہ سے زیادہ کتنا وقت باورچی خانے میں گزارے گی ورنہ فرمائشی مطالبات پورا کرنے میں غیر ضروری طور پر وقت ضائع ہوتا ہے۔ کوشش کیجیے سحر و افطار کے مقررہ اوقات سے چند منٹ قبل باورچی خانے کی ذمہ داری سے فارغ ہو کر ذکر اذکار میں گزارے جائیں۔

۵۔ یہ نیت اور کوشش بھی کی جا سکتی ہے کہ قرآن کی چند اہم سورتیں جن کی فضیلت مسنون ہے،

یاد کر لی جائیں۔ مثلاً سورۃ یٰس، سورۃ الواقعہ، سورۃ الملک وغیرہ، اس فہرست کو حسب ضرورت بڑھایا جاسکتا ہے۔ نوجوان بچیوں کو تو اس کی ترغیب دینا بے حد مفید رہے گا کہ بعد کی ساری عمر کے لیے ایک سرمایہ ہوگا۔ پورے قرآن کے حفظ کی سعادت نصیب نہ ہوئی ہو تو قرآن سے تعلق بڑھانے کا یہ ذریعہ بھی مفید رہے گا۔ جمعہ کے دن ایسی عبادت کے لیے زیادہ وقت مختص کرنا چاہیے۔

۶۔ رمضان المبارک میں ان بچوں کے لیے بھی چند امور طے ہونے چاہئیں جن پر روزے فرض ہونے کے قریب ہیں۔ انھیں روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور روزے کا ادب و احترام بھی سیکھنا چاہیے۔ مسنون دُعا میں یاد کروائی جائیں۔ والدین اور دوسرے روزہ دار اہل خانہ کی خدمت، قرآن کو ایک بار ناظرہ مکمل کرنا، نمازوں میں مزید بہتری، تراویح میں شرکت، لیلۃ القدر کی تلاش میں ممکنہ حد تک جستجو کی عملی مشق کروانا مستقبل کے لیے بہت بہتر رہے گا۔

۷۔ پورے گھر میں یہ سوچ پروان چڑھائی جائے کہ رمضان ”ابلیس کے خلاف اعلان جنگ“ کی مشق کرنے کا خصوصی مہینہ ہے۔ یہ جہاد کیسے کرنا ہے، اس کی عملی تربیت حاصل کرنا بھی لازمی ہے۔ ہمارے اعضاء رب تعالیٰ کے مسلم و مطیع ہیں۔ ہمیں ان سے نافرمانی کا کام نہیں لینا۔ چھوٹے بچوں میں خواتین یہ شعور آسانی سے پیدا کر سکتی ہیں کہ وہ نیکی میں مسابقت کی کوشش کریں۔ تہذیب مغرب کے مفسد سے اس نسل کو بچانے کے لیے ایسی مشق رمضان میں ہو جائے تو مستقبل کی تصویر دل کش ہو سکتی ہے۔

۸۔ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک تمام دنوں میں افضل اور ممتاز ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس دن کا اہتمام جمعرات ہی سے شروع کر دیتے تھے۔ خواتین کو اس دن تمام اہل خانہ کو ہوشیار اور بیدار کر کے عبادت کی طرف مائل کرنا چاہیے۔ کم از کم اس دن پورے گھر میں نیکیوں میں

مسلم خاتون کا رمضان

سبقت لے جانے کی فضا پیدا کی جاسکتی ہے۔ خاتون خود بھی اس دن عبادت کے لیے نسبتاً زیادہ فارغ ہونے کی کوشش کرے۔ اس دن قبولیت دعا کی ایک گھڑی ہوتی ہے۔ اسی طرح جمعہ کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی بھی احادیث میں ہدایت کی گئی ہے۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا مستحب ہے۔

۹۔ نوجوان بچیوں کو اس ماہ میں افطار پکوانے کے سلسلے میں اہتمام سے نئی تراکیب سکھائی جاتی ہیں، تاکہ وہ اہل خانہ سے اپنے اس فن کی داد سمیٹ سکیں۔ یہ کلچر روح رمضان سے، مناسبت نہیں رکھتا۔ یہ قرآن کا مہینہ ہے۔ اس میں نوجوان طالبات کو بھی قرآن کی کھینے، سکھانے اور سیرت طیبہ ﷺ و فرامین رسول ﷺ سے آگاہی حاصل کرنے کے راستے بتانے چاہئیں، وقت دینا چاہیے اور ان کی اسی قابلیت پر انھیں سراہنا چاہیے۔ ایسے مواقع [شادی سے قبل] والدین کے گھر ہی میں مل سکتے ہیں، جب وہ دیگر گراں بار ذمہ داریوں سے ابھی کسی قدر فارغ ہوتی ہیں۔ البتہ رمضان کے بعد پکوانے جیسی مہارتوں کو بھی اعتدال کے ساتھ دیکھنا مناسب ہوگا۔

۱۰۔ رمضان میں مساجد کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ خواتین بھی نماز جمعہ اور تراویح کی نماز میں حسب سہولت شریک ہو سکتی ہیں۔ ایک روحانی مرکز میں جانے والوں کو پاکیزگی، تقدس اور تعلیم و تربیت حاصل ہوتی ہے، جس سے روح بالیدگی اور طراوت حاصل کرتی ہے۔ مسجد میں جانے والی خواتین کو نماز باجماعت، مسجد اور راستے کے آداب سے ضروری واقفیت حاصل کرنی چاہیے۔

۱۱۔ تقویٰ اور احسان کے حوالے سے دیکھا جائے تو تراویح کے اوقات میں خواتین کا کسی دوسری مشغولیت میں مصروف ہو جانا سود مند نہیں ہے، مثلاً افطار پارٹی سے بہت تاخیر سے لوٹنا، ٹی وی دیکھنے میں مشغول رہنا، یاروزے کی مشقت سے فارغ ہو کر بازار چلے جانا۔

گو کہ اسلام نے ایسی کوئی جزوی پابندی عائد نہیں کی ہے مگر قرآن و حدیث کی روشنی میں رمضان کا جو نظام الاوقات ترتیب پاتا ہے، اُس میں ایسی چیزوں کی گنجائش نسبتاً کم ہے۔ یہ ہمینہ ترتیب کرتا ہے کہ جو لازم ہے اس کو اختیار کر لیا جائے اور جو زائد یا غیر ضروری ہے اس کو ترک کر دیا جائے۔ 'لہو الحدیث' کی قرآنی اصطلاح کے معانی و مفہوم کے مطابق ایسی مشغولیت وقتی اور عارضی طور پر لہو الحدیث قرار پاتی ہے۔ اس وقت میں خود کو عبادت کے لیے فارغ کرنا مستحسن ہوگا۔ گھر کے روزمرہ کاموں کو مختصر کر کے اس وقت مسجد میں جانا ایک بہت اچھی سرگرمی ہے۔ اس کا موقع نہ ملے تو اس وقت میں قرآن کی تلاوت اور مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ یا دینی کتب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۲۔ سحر و افطار کے وقت میں ذاتی عبادت کے لیے علاحدہ وقت مقرر کرنا چاہیے اور اس وقت ٹی وی کے سامنے ہر فکر سے آزاد ہو کر بیٹھ جانا اس وقت کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ ٹی وی جن رنگینیوں کے ساتھ ہمیں سحر و افطار کرواتا ہے، وہ پسندیدہ صورت نہیں ہے۔ اس وقت سب بچے بڑے مل کر دُعا کر سکتے ہیں۔ مسنون دُعا میں دہرائی جائیں۔

۱۳۔ آخری عشرے کی عظیم ساعات سے مستفید ہونا بڑی خوش بختی ہے۔ خواتین کے لیے لازم ہے کہ دن بھر کی گھریلو مصروفیات میں خود کو اتنا نہ تھکا دیں کہ رات کو عبادت کے قابل نہ رہیں۔ نیز شب بیداری میں کرنے والے کاموں کا واضح تعین ضروری ہے۔ یہ مشکل کام سرانجام دینے کے لیے خصوصی دُعا کی ضرورت ہے کیونکہ بسا اوقات حالات ایسا رخ اختیار کر جاتے ہیں کہ دن بھر کی مشقت کے بعد رات کو بیدار رہنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں خواتین کی عمر اور خانگی زندگی کے تقاضوں کے اختلاف کے سبب عمل درآمد کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ نیت، عملی کوشش اور موجود وسائل سے استفادے کی بنیاد پر یقیناً اجر ملے گا۔

۱۴۔ خواتین کو اپنے اعتکاف کے سلسلے میں بھی مسنون طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ غلو سے پرہیز لازم ہے۔ خواتین کو اپنے گھر ہی میں اعتکاف کرنا چاہیے۔ خواتین کے لیے کسی مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تزیہی ہے، [آسان فقہ ص ۲۴۱]

۱۵۔ رمضان المبارک میں چاند رات اور عید الفطر کی تیاری کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور روح رمضان پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ معاشرے میں ان دنوں اور راتوں کی اہمیت کے رائج الوقت معیارات، اسلام کی تعلیمات اور رمضان کی روح سے متصادم ہیں۔ چاند رات دراصل عبادت و فضیلت کی رات ہے اور عید الفطر کی تیاری کے لیے وقت کا اسراف تو رمضان کے قیمتی اوقات میں بھی مستحسن نہیں۔ جب فرض کا درجہ ۷۰ فرائض کے برابر ہو اور نوافل، فرائض کے برابر ہو جائیں عید کی تیاری رمضان سے قبل ہی کر لینی چاہیے، تاکہ اس بابرکت و مفید وقت کو ایسے مشاغل میں صرف نہ کیا جائے کیوں کہ بازار جیسی ناپسندیدہ جگہیں، اس نیکی کے ماہ میں اور بھی بدتر ہو جاتی ہیں۔

۱۶۔ اس تربیتی کیمپ کے آخر میں جو میدان عمل فراہم کیا جاتا ہے اور جس میں اس تربیت کو ناپا جاتا ہے، وہ ہے عید الفطر۔ خوشی کے اس موقع پر شیطان اور اس کی ڈزرت بڑی تیاری سے گھات لگائے ہوتے ہیں۔ یہاں پر بھی خاتون خانہ کا امتحان ہے کہ وہ اپنی اور بالخصوص [اپنی بچیوں کی عید کی تیاری میں کس طرح اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کا خیال رکھتی ہے۔ اسراف، تکاثر، اور نمائش سے بچتے ہوئے حکمت و تدبیر سے بچیوں کے دل کو خوش کرنا چاہیے کہ یہ ان کا حق ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ نے خوشی کے اس موقع کو خوشی و مسرت کے ساتھ منانے کی اجازت دی ہے۔ والدین کو یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس کے ساتھ ہی اس نئی نسل کی فکر اور عمل کو صالح اور سیدھے راستے پر ڈال کر جنت کی جانب رہنمائی کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اور عید اس کا بہترین موقع ہے۔

۱۷۔ نبی پاک ﷺ نے خواتین کو عید کے روز، نماز عید کا اہتمام کرنے کی تاکید بہت زیادہ فرمائی ہے۔ یہ دراصل مسلمانوں کی شان و شوکت کے اظہار کا بھی ایک طریقہ ہے۔ خواتین جس طرح اپنے دیگر مطالبات و ضروریات پورا کرنے کے لیے کوشش کرتی ہیں، اسی طرح انھیں عید کے ایسے اجتماعات کا مقام بھی معلوم ہونا چاہیے جہاں خواتین کی نماز کا اہتمام ہو۔ مگر یہ لازم ہے کہ عید کے روز زیب و زینت سے آراستہ خاتون، صحیح اسلامی طریقے کے مطابق عید گاہ یا مسجد میں آئے۔ مسجد میں آتے ہوئے خوشبو لگا کر باہر جانا اور زیب و زینت کو ظاہر کرنے کی حرمت قرآن میں بڑے واضح انداز سے بیان کی گئی ہے۔ [مسجد انتظامیہ کا کام یہ ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کی آمد و رفت کے راستے ممکنہ حد تک علاحدہ رکھیں تاکہ اختلاط کی صورت پیدا نہ ہو]۔

۱۸۔ رمضان المبارک کے اس سارے وقت کو اس منظم انداز میں گزارنے کا حقیقی فائدہ تب ہوگا جب ایک خاتون قرآن کے مفہوم اور زندگی کے مقصد کو سمجھ کر یہ طے کر لے کہ اب اُس کی آئندہ زندگی یا بقیہ سال کے گیارہ ماہ کا طرز فکر اور طرز عمل کیا ہوگا، وہ خود کو اور اپنی نسل اور اپنے گھر کو مغربی تہذیب کے مختلف حملوں سے کس طرح بچائے گی؟ اور دوسروں کو نیکی کا پیغام پہنچانے کی سعی کس منظم طریقے سے کرے گی؟ یہ وہ اصولی بات ہے جس کا جائزہ ذاتی احتساب میں بھی اور قرآن فہمی کی محافل میں لیتے رہنا چاہیے۔ اور اختتامی نشستوں میں ہر فرد کو اپنا ایک فیصلہ کر کے ایسے صالح افراد اور اداروں یا تحریکوں سے وابستہ رہنا چاہیے جو قرآن پر عمل کے لیے معاون و مددگار ہوں۔

۱۹۔ نبی پاک ﷺ نے رمضان کو مواساۃ کا مہینہ بھی قرار دیا ہے۔ بائیس ہمدردی کے اس مہینے میں اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ حقوق العباد کے متعدد پہلوؤں میں میرا طرز عمل کیا ہے؟ والدین، رشتہ دار، اعزہ و اقارب، ہمسایے، سب کے حقوق و فرائض کی

اداگی کی صورت اختیار کی جاتی رہی ہے یا نہیں؟ بالخصوص یہ بات دیکھنا چاہیے کہ کسی سے مستقل یا طویل ناراضگی تو نہیں ہے؟ اگر خدا نخواستہ ایسی صورت حال ہے تو اب اس کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اور ہمدردی و اعانت کی ایسی کوششوں سے منسلک ہونا چاہیے جو اجتماعی ہوں۔ محض زکوٰۃ یا عشر کی اداگی، خدمتِ خلق کی حقیقی روح نہیں ہے، اس کے جملہ تقاضوں کو اس صورت میں پورا کیا جاسکتا ہے جب خدمتِ خلق کے اجتماعی اداروں کی اطمینان بخش کارکردگی اور سرگرمیوں سے ہمیں واقفیت ہو اور ہم پورا سال بھی ان کے ساتھ وابستہ رہ کر اپنے مال کی تطہیر اور نشوونما کی جانب نگہ رہیں۔

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ خواتین کے حوالے سے ان ساری سرگرمیوں کو ترتیب دینے کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ گھریلو فرائض اور ذمہ داریوں سے پہلو تہی کریں اور صرف 'روزے' رکھیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ ان کاموں میں سے ضروری، غیر ضروری اور ناگزیر کی ترجیح متعین کر کے اپنے آپ کو عبادت کے لیے فارغ کیا جائے، جو کام رمضان سے پہلے ہو سکتے ہیں [مثلاً عید کے سلسلے کی گھر کی صفائی، عید کی خریداری] انھیں پہلے ہی انجام دے لیا جائے۔ پھر بھی ایک ملازمت پیشہ خاتون کو اپنے پیشہ ورانہ اوقات کی پابندی کرنی ہے، ایک چھوٹے بچوں والے گھر میں بھی اوقات اپنے ہاتھ میں نہیں رہ سکتے، یا گھر میں کسی خاص مریض یا بزرگ کی موجودگی بھی ہمارے شیڈول کو متاثر کر سکتی ہے۔ ایسی صورتوں میں حالات و واقعات کے مطابق ذمہ داری ادا کرنا ترجیح اول ہوگی۔ مگر توجہ، دھیان اور دوڑ دھوپ زیادہ سے زیادہ اجر سمیٹنے ہی کی جانب ہوگی۔ 'سیل' کے موسم میں ہم کبھی بھی پوری قیمت پر خریداری پسند نہیں کرتے، تو نیکوں کی اس سیل میں بھی کم وقت میں زیادہ نیکوں کی جھولیاں بھر لیں۔ کیا معلوم یہ سعادت اگلے سال نصیب ہو سکے یا۔۔۔ مہلت پوری ہو جائے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بات پہنچانا

کام ہے..... اصل کام!

سنت رسول ﷺ ہے

آپ ﷺ نے بھی بات پہنچائی

[اسی لئے آج ہم مسلمان ہیں]

منشورات کے کتابچے

اچھی باتیں ہیں

بات پہنچانے کے مواقع..... شمار کیجئے

مسجد میں نمازی جلسے میں لوگ بازار میں دکان دار

گاڑی میں مسافر اسکول، کالج، مدرسے میں طلبہ و طالبات

ہسپتال میں مریض جیل میں قیدی.....

ہر جگہ اللہ کے بندے، اللہ کے پیغام کے منتظر!

ان مواقع سے فائدہ اٹھائیے

ہمارے کتابچے منگوائیے، تقسیم کیجئے

موقع کے لئے مناسب، موثر، خوب صورت اور سستے

تفصیلات کے لئے لکھیں۔

منشورات

منصورہ ملتان روڈ لاہور۔ 54790

فون : 543 4909-542 5356

E-mail: manshurat@hotmail.com

رَمَضَانَ مبارک منشورات کی کتب - خود پڑھیے - تحفہ دیجیے



رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اس رمضان میں حسن البنا شہید کے منتخب کردہ اذکار اور دعاؤں کو اپنا معمول بنائیے۔



تحفہ رمضان کیسے گزاریں قرب الہی رب کے در پر تقویٰ کی زندگی تربیت کی پہلی منزل
 رمضان خاصہ نفس قیام اللیل عہد وفا نالہ و نغم شب ۲۴-59 روپے

لہدیہ رمضان روزہ اور قرآن قرآن کا پیغام ذکر الہی دوروزے عشرہ اعتکاف اور شب قدر
 ۲۶ روپے

اعتکاف سید شب بیداری قرب الہی شب قدر کی عظمت ایک کتاب انقلاب عشرہ اعتکاف اور شب قدر
 ۳۶ روپے

منشورہ ملتان روڈ لاہور - 54790 فون: 042-543 4909، فیکس: 042-543 4907
 کراچی: ڈیسٹ بک پوائنٹ AV/57 بلاک 5 گلشن اقبال۔ فون: 021-4967661

manshurat@hotmail.com